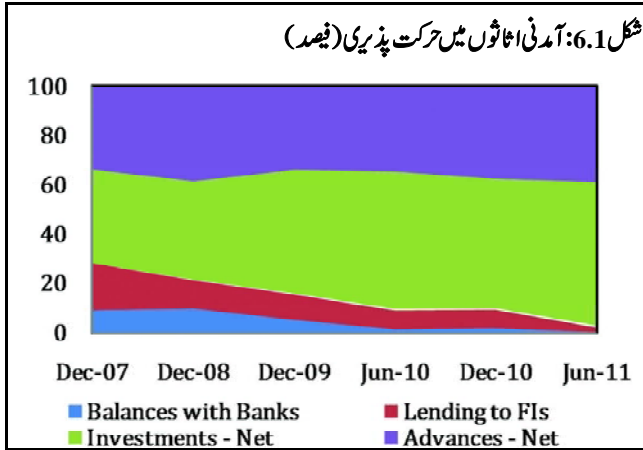


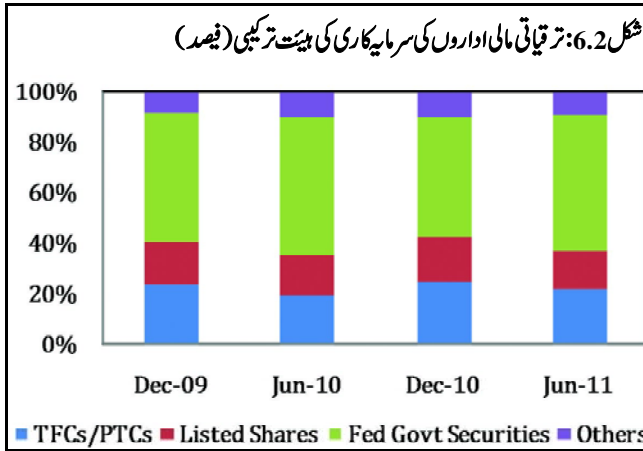
زیر جائزہ مدت کے دوران ترقیاتی مالی ادارے اثاثوں میں معمولی نمو حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ اگرچہ مقامی مالی اداروں کے مجموعی اثاثوں میں قرضوں کا حصہ اس سطح سے خاصاً نیچے ہے جو ان کے کاروبار کی نوعیت کے اعتبار سے ہونا چاہیے تاہم یہ پچھلی سطح (تقریباً 35 فیصد) پر ہے۔ ترقیاتی مالی اداروں کی مضبوط ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تناسب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے اساس سرمائے کا غیر مؤثر استعمال کیا گیا۔ بینکاری شعبے کی جانب سے سخت مسابقت کی بنا پر شعبہ اجارہ سکڑ رہا ہے۔ اس کے برعکس میوچل فنڈ صنعت میں بحالی دیکھی گئی کیونکہ 2011ء کی پہلی ششماہی میں اس صنعت کے خالص اثاثوں کی بازار زر کی سرمایہ کاری میں 24 فیصد بہتری دیکھی گئی۔ آخراً بیمہ صنعت کے اثاثوں کی اساس میں 16.6 فیصد نمو واقع ہوئی اور حیاتی بیمے کے کاروبار میں زیادہ مضبوط (24 فیصد) نمو ہوئی۔¹ اس کے برعکس صارفی مالکاری سرگرمیاں خاصی کم ہونے اور بلند دعویٰ تناسب کے باعث غیر حیاتی بیمہ متاثر ہوا ہے تاہم سرمایہ کاری آمدنی بڑھنے کی وجہ سے یہ معقول منافع حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

ترقیاتی مالی ادارے

سرمایہ کاری کے جزدان میں اضافے سے مالی اداروں کی قرض گاری بڑھی ہے۔۔۔



بینکوں کی طرح ترقیاتی مالی اداروں کی سرمایہ کاری میں گذشتہ چند سالوں سے مسلسل اضافے کا رجحان دیکھا گیا اور ان کے اثاثوں میں ان کا حصہ تقریباً 59 فیصد ہے۔ عام تصور کے برعکس سرمایہ کاری بڑھنے سے نجی شعبے کے لیے قرضوں کی گنجائش کم نہیں ہوئی۔ اس عمل میں مالی اداروں کو قرض گاری ختم ہوئی ہے (شکل 6.1)۔ پُرکشش منافع کی پیشکش کے باعث حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع کی وجہ سے ترقیاتی مالی اداروں کو دیگر مالی اداروں کو قرض گاری کے لیے کوئی ترغیب نہیں ملی۔



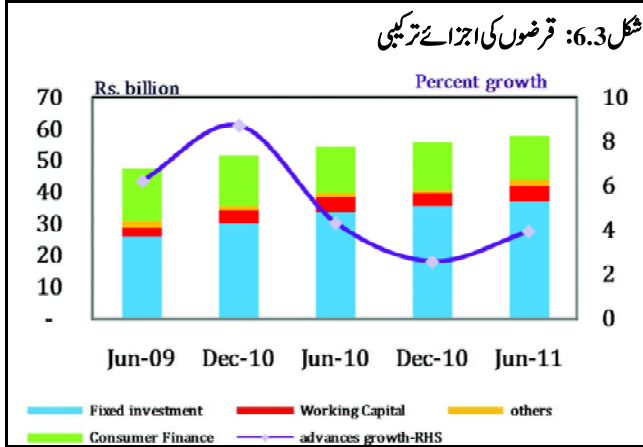
زیر جائزہ مدت (2011ء کی پہلی ششماہی) کے دوران سرمایہ کاری میں 11.9 فیصد نمو ہوئی جس میں 26 فیصد نمو حکومتی تمسکات خصوصاً قلیل مدتی ایم ٹی بیز کے باعث ہوئی۔ سرمایہ کاری کے اندر وفاقی حکومت کے تمسکات کا مجموعی سرمایہ کاری میں حصہ 54 فیصد ایف سیز / پی ٹی سیز (میعادی مالکاری وثیقہ / شراکتی میعادی مالکاری وثیقہ) کا حصہ 22 فیصد ہے (شکل 6.2)۔ وقت کے ساتھ حکومتی تمسکات کے لیے بڑھتے ہوئے اکتشاف سے ترقیاتی مالی اداروں نے پُر خطر سرمایہ کاریوں جیسے نہرستی حصص، میوچل فنڈ اور کمرشل تمسکات وغیرہ میں اپنے اکتشاف کو کم کر دیا ہے۔ اگرچہ محفوظ اور سیال حکومتی تمسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کا یہ رجحان قلیل مدت میں سیالیت اور ترقیاتی مالی اداروں کی

¹ یہ تجزیہ 24 مئی غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں، جن کا کل اثاثوں میں حصہ 88 فیصد ہے، 6 حیاتی بیمہ اور ایک نو بیمہ کمپنی کے اسٹیٹ بینک میں دستیاب مطبوعہ سالانہ آڈٹ شدہ حسابات برائے 2009ء پر مبنی ہے۔

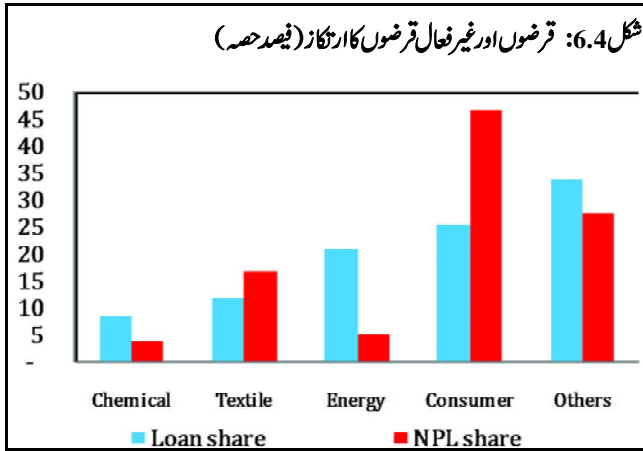
جدول 6.1: سرمایہ کاری بلحاظ قسم (حصہ فیصد میں)			
جون 11ء	دسمبر 10ء	جون 10ء	
4.0	1.6	5.6	محفوظ برائے تجارت
75.7	85.7	82.3	دستیاب برائے فروخت
13.5	5.0	5.1	محفوظ تا عرصیت
6.8	7.6	7.0	ذیلی اور ملحقہ ادارے

منافع آوری دونوں کے لیے اچھا شگون ہے تاہم مستقبل میں ترقیاتی مالی اداروں کے سرمایہ کاری اداروں کے انتظام خطرہ کی صلاحیتیں کم ہونے کا امکان ہے۔

اگرچہ عرصیت کے جزدان کے لحاظ سے ترقیاتی مالی اداروں کے سرمایہ کاری جزدان میں زیادہ حصہ دستیاب برائے فروخت تمسکات کا ہے تاہم 2011ء کی پہلی ششماہی میں یہ 85.7 فیصد سے کم ہو کر 75.5 فیصد ہو گیا (جدول 6.1)۔ دستیاب برائے فروخت تمسکات کا زیادہ حصہ شعبے کی اس حکمت عملی کے مطابق ہے کہ سرمایہ کاری کے انتظام کو چکدار رکھا جائے جس سے سیالیت کی صورتحال میں بہتری آتی ہے۔ اس کے برعکس ترقیاتی مالی اداروں کے محفوظ تا عرصیت اور محفوظ برائے تجارت کے جزدان میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا ہے۔ خصوصاً اسی عرصے کے دوران محفوظ تا عرصیت کا حصہ دگنے سے زائد ہو گیا ہے اور مستقبل قریب میں ترقیاتی مالی اداروں کی سیالیت کا دباؤ کم ہونے کی توقعات ہیں۔



--- لیکن قرضوں کا حصہ برقرار ہے حالانکہ یہ روایتی پست سطح پر ہے

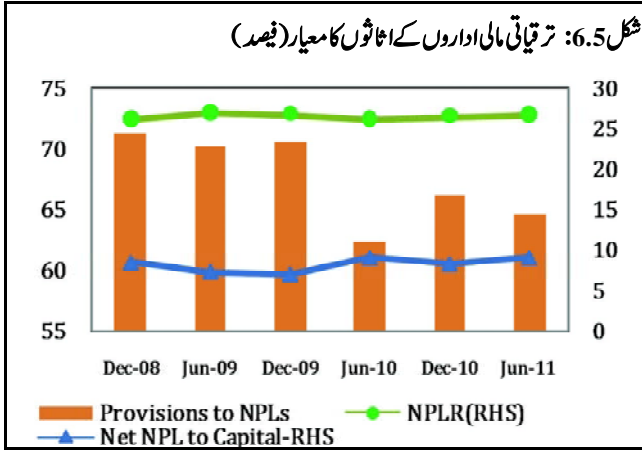


مجموعی اثاثوں میں قرضوں کا حصہ 35 فیصد ہے اور ترقیاتی مالی اداروں کے کاروبار کی نوعیت کے لحاظ سے یہ روایتی پست سطح پر ہیں۔ تاہم، حالیہ برسوں میں سرمایہ کاری میں اضافے کی وجہ سے قرضوں میں مزید کمی نہیں آئی ہے (شکل 6.3)۔ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضوں میں 4 فیصد کی نمو ہوئی جس سے قرضوں کا حصہ 37.8 فیصد سے تھوڑا بڑھ کر 38.4 فیصد ہو گیا۔ تاہم ترقیاتی مالی اداروں کے جزدان میں قرضوں کا حصہ کم ہے جبکہ بینکوں کے قرضے ان کے اثاثوں کا 44 فیصد ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی مالی ادارے نجی شعبے کو قرضے دینے میں ہچکچاہے ہیں اور ان کی زیادہ توجہ منصوبہ جاتی مالکاری پر مرکوز ہے۔ قرضوں کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی مالی اداروں کے قرضوں میں شعبہ کارپوریٹ کے قرضوں کا حصہ تین چوتھائی ہے جس میں 6.7 فیصد نمودار دکھی گئی۔ شعبہ کارپوریٹ کے قرضوں کے اندر تقریباً 88 فیصد توسیع معینہ سرمایہ کاری کے لیے کی گئی۔

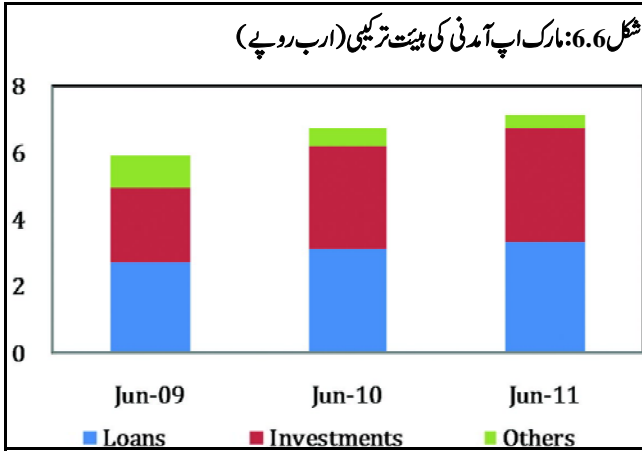
شعبہ جاتی قرضوں کے لحاظ سے ترقیاتی مالی اداروں کے مجموعی قرضوں میں توانائی، ٹیکسٹائل اور کیمیکلز کے شعبوں کا حصہ تقریباً 40 فیصد ہے (شکل 6.4)۔ 2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران شعبہ کیمیکلز کے قرضوں میں 15 فیصد اور توانائی کے شعبے میں 11 فیصد نمو ہوئی۔ ترقیاتی مالی اداروں کے قرضوں کے جزدان میں دوسرا بڑا زمرہ صارفین مالکاری کا ہے اور خاص کر مکاناتی رہن مالکاری میں مزید کمی واقع ہوئی اور زیر جائزہ مدت کے دوران یہ 26 فیصد سے کم ہو کر 24 فیصد ہو گئی۔

غیر ادا شدہ قرضے مسلسل بڑھ رہے ہیں تاہم کچھ ترقیاتی مالی اداروں میں مرتکز ہیں

زیر جائزہ مدت کے دوران ترقیاتی مالی اداروں (علاوہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن) کے غیر ادا شدہ قرضوں کا تناسب 18 فیصد سے بڑھ کر 19 فیصد ہو گیا کیونکہ غیر ادا شدہ قرضوں میں 12 فیصد نمونے قرضوں میں ہونے والے 7.7 فیصد اضافے کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ہمارے تجزیے میں ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کی شمولیت سے ترقیاتی مالی اداروں کے غیر ادا شدہ

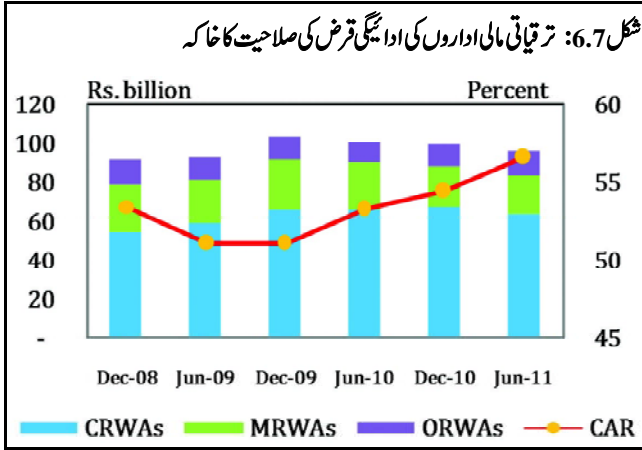


قرضوں کا تناسب بہت زیادہ بڑھ کر 26.7 فیصد ہو جاتا ہے جو بینکاری صنعت کے 15.3 فیصد اوسط سے کافی زیادہ ہے (شکل 6.5)۔ غیر ادا شدہ قرضوں کا زمروں کے لحاظ سے تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ صارفینی مالکاری زمرے کے بڑے حصے (47 فیصد) میں انفرادی رہن مالکاری ادارے کا بڑا کردار ہے۔ مزید یہ کہ زیر جائزہ مدت کے دوران کوریج تناسب (تموین اور غیر ادا شدہ قرضوں کی شرح) میں بگاڑ آیا جو 66.2 فیصد سے بڑھ کر 64.7 فیصد ہو گیا کیونکہ غیر ادا شدہ قرضوں میں 4.4 فیصد نمونے تموین میں 2 فیصد نمونہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اس سے سرمائے میں ایمپورمنٹ کا تناسب (خالص غیر ادا شدہ قرضے اور سرمائے کی شرح) 8.3 فیصد سے بڑھ کر 9.1 فیصد ہو گیا۔



2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران عملی کارکردگی تھوڑی کمزور رہی

2011ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال بنیاد پر ترقیاتی مالی اداروں کی عملی کارکردگی کمزور رہی۔ ترقیاتی مالی اداروں کا قبل از ٹیکس منافع کم ہو کر 2 ارب رہ گیا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 3.1 ارب روپے تھا جس کا بڑا سبب نقصان کے زمرے کے قرضوں پر تموین میں اضافہ ہے۔ قرضوں سے سودی آمدنی کے حصے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور یہ گذشتہ تین برسوں سے 46 فیصد کے آس پاس ہی ہے جبکہ سرمایہ کاری سے آمدنی کے حصے میں خاصا اضافہ ہوا جو 37.8 فیصد سے بڑھ کر 47.9 فیصد ہو گیا جس کا سبب جزدان کے اجزا میں تبدیلی ہے (شکل 6.6)۔



مضبوط ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرمائے کا غیر مؤثر استعمال کیا گیا ہے

2011ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترقیاتی مالی اداروں کی پہلے ہی سے مضبوط ادائیگی قرض کی صلاحیت میں مزید بہتری دیکھی گئی۔ سرمائے کی اساس میں معمولی کمی ہوئی تاہم آمدنی برقرار رہی اور اس کے ساتھ ساتھ بے خطر اثاثوں کے حصے سے ترقیاتی مالی اداروں کے شرح کفایت سرمایہ میں متاثر کن اضافہ ہوا اور وہ 56.7 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ بینکوں کے لیے یہ شرح 14.1 فیصد تھی (شکل 6.7)۔ یہ بہتری وسیع البینا تھی کیونکہ آٹھ ترقیاتی مالی اداروں میں سے چھ کی شرح کفایت سرمایہ میں اضافہ دیکھا گیا۔

بینکوں کے مقابلے میں ترقیاتی مالی اداروں کی شرح کفایت سرمایہ کی خاصی بلند سطح کا سبب قدرے کم قرضوں کے ساتھ خطرہ بہ وزن اثاثوں² کا حصہ کم ہونا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی مالی ادارے محدود خطرہ مول لیتے ہیں اور ساتھ ہی ان کی کاروباری سرگرمیاں بھی چنیدہ ہوتی ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنی مضبوط اساس سرمایہ سے بہت کم استفادہ کر رہے ہیں۔

² 30 جون 2011ء تک ترقیاتی مالی اداروں کے قرضے کے خطرہ بہ وزن اثاثوں کا حصہ 66 فیصد ہے جبکہ بینکوں کے لیے 79 فیصد ہے۔

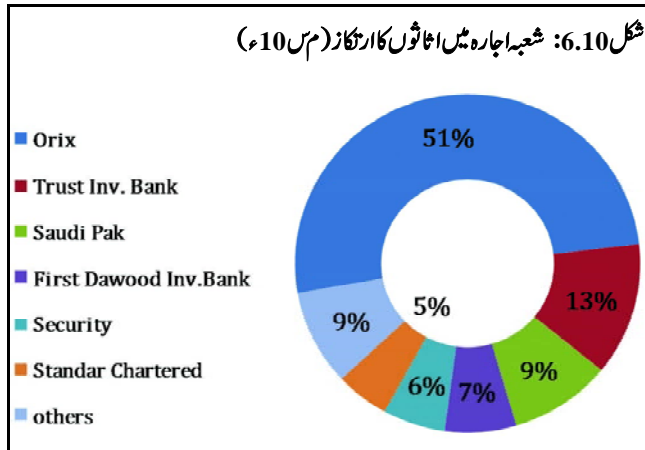
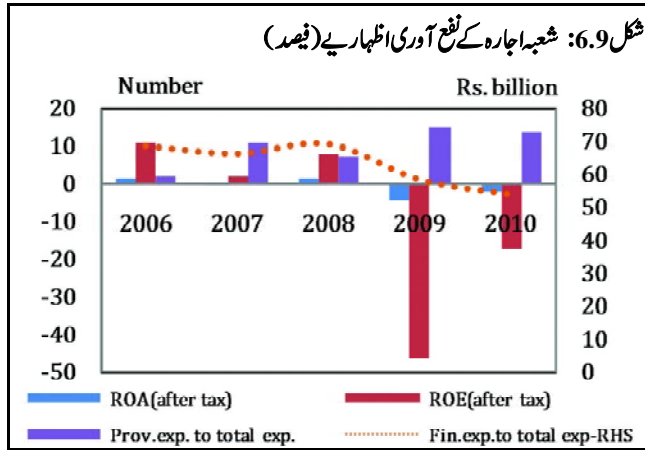
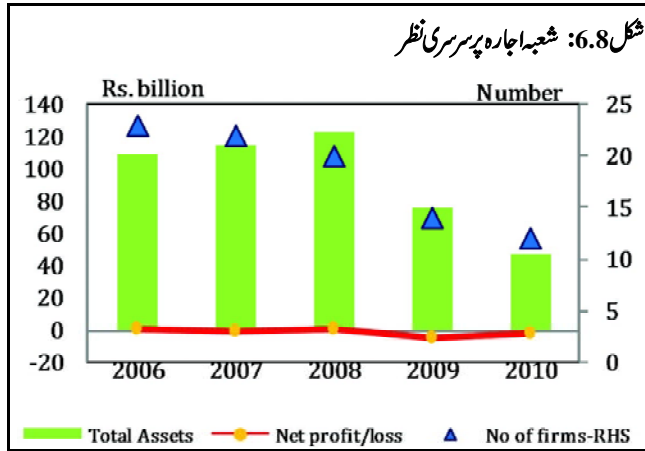
اجارہ³

مسابقتی دباؤ کے باعث شعبہ اجارہ کی موجودگی کم ہو رہی ہے

حالیہ برسوں میں شعبہ اجارہ میں کئی ساختی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ مختلف اجارہ کمپنیوں کا سرمایہ کاری اور کمرشل بینکوں کے ساتھ انضمام ہوا جس کی وجہ سے اجارہ کمپنیاں خاصی کم ہو گئی ہیں۔ بینکوں کی طرف سے مسابقتی دباؤ ہے جو پرکشش شرحوں پر وہی مصنوعات پیش کر رہے ہیں اور ان کی امانتوں کی لاگت کم ہے۔ اس وجہ سے بیشتر اجارہ کمپنیوں کے لیے زندہ رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس میں حیرت کی بات نہیں کہ م س 08ء میں 20 اجارہ کمپنیوں میں سے م س 10ء میں 12 اجارہ کمپنیاں رہ گئی ہیں اور اسی مدت کے دوران ان کے کل اثاثے 110 ارب روپے سے کم ہو کر 47 ارب روپے رہ گئے (شکل 6.8)۔ کمپنیوں کی توجہ اجارہ مالکاری پر ہے اور م س 10ء کے اختتام پر مجموعی اثاثوں میں ان کا حصہ 68 فیصد ہے۔ زمرے کے لحاظ سے اثاثوں کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ 45 فیصد اجارہ کاروبار پلانٹ اور مشینری کا جبکہ 49 فیصد نجی اور کمرشل گاڑیوں کا ہوتا ہے۔

... 12 میں سے 7 کمپنیاں نقصان میں ہیں

م س 08ء سے شعبہ اجارہ کی نفع آوری میں مسلسل کمی کارہجان رہا ہے۔ اس شعبے کی کمزور کارکردگی کا اثر نفع آوری کے اظہار یوں سے ظاہر ہے کیونکہ م س 10ء میں اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع دونوں منفی ہو گئے ہیں (شکل 6.9)۔ 12 کمپنیوں میں سے 7 کمپنیاں نقصان میں جاری ہیں۔ شعبہ اجارہ کی خراب کارکردگی کے پیچھے بینکوں سے قرض گیری پر بھاری انحصار کی وجہ سے بلند مالی اخراجات اور تمویں کی لاگت ہے۔ خصوصاً تمویں کے اخراجات ایک ارب روپے ہو گئے ہیں جو م س 06ء کے 0.1 ارب روپے سے کہیں زیادہ ہیں۔⁴ شعبہ اجارہ میں تمویں کی بلند لاگت سے خطرے کا انتظام بڑھ جاتا ہے اور یہ قرضے کے معیارات میں بہتری کا تقاضا کرتی ہے۔

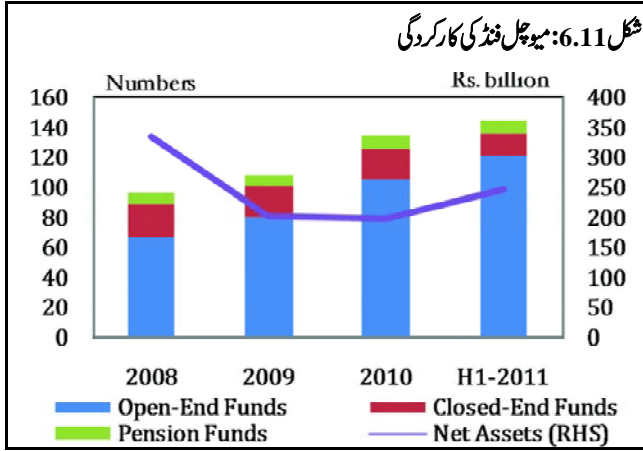


صنعت میں سکڑاؤ آنے اور ساتھ ہی اجارہ کمپنیوں کی طرف سے سرمائے کی پست سطح کے باعث ایکویٹی کی صورت حال بھی بگڑ گئی ہے۔ م س 10ء میں 12 میں سے 3 اجارہ کمپنیاں ایسی ہیں جنہوں نے ایس ای سی بی کی ایکویٹی کی کم سے کم شرط کو پورا نہیں کیا ہے۔⁵

3 شعبہ اجارہ کا تجزیہ این بی ایف آئی اینڈ مضارب ایسوی اینٹن آف پاکستان کی ایئرک 2010ء اور پاکستان لیژنگ ایئرک 2008ء کے اعداد و شمار پر مشتمل ہے۔

4 تمویں کے اخراجات اور کل اخراجات کے تناسب کا معروضی تقابل کرنے کے لیے م س 10ء میں موجود 12 کمپنیوں کے اعداد و شمار استعمال کیے گئے ہیں۔

5 غیر بینک مالی کمپنیاں اور ٹریڈ فنانس اداروں کے ضوابط 2008ء کے تحت نئی لائسنس یافتہ اجارہ کمپنیوں کو 700 ملین روپے کا سرمایہ رکھنا ہوگا جبکہ موجودہ کمپنیوں کو 30 جون 2011ء تک 350 ملین، 30 جون 2012ء تک 500 ملین روپے اور 30 جون 2013ء تک 700 ملین روپے رکھنے ہوں گے۔

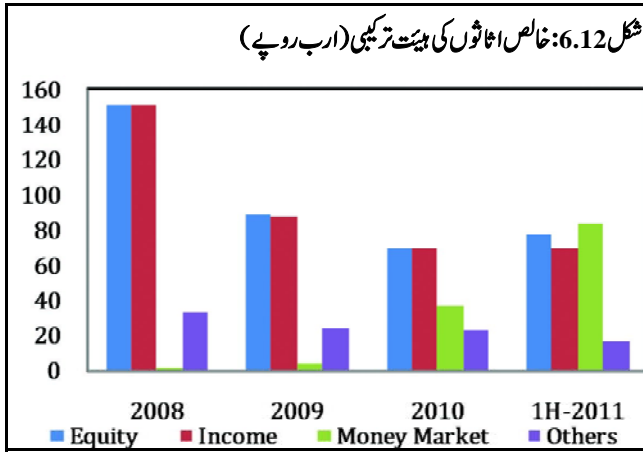


... شعبے کے ارتکاز میں مزید اضافہ ہو رہا ہے

شعبہ اجارہ انتہائی مرتکز ہے اور کل اثاثوں میں چار کمپنیوں کا حصہ 81 فیصد (م 08ء میں 68 فیصد)⁶ ہے (شکل 6.10)۔ اس شعبے کے اثاثوں میں ان چار کمپنیوں میں سے صرف آرکس (Orix) کا حصہ 57 فیصد ہے۔

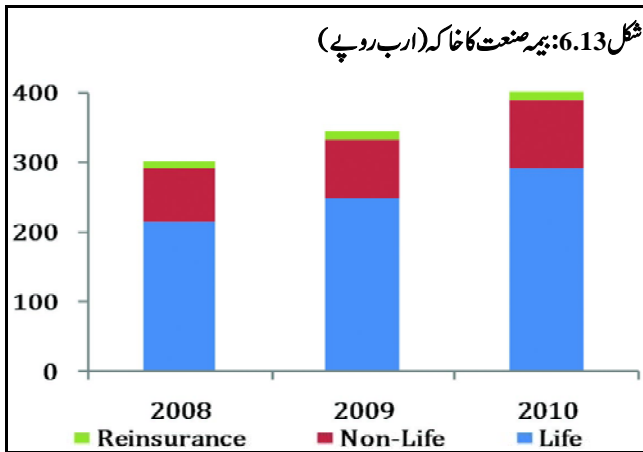
مجموعی مالی شعبے میں اجارہ کی صنعت کا کردار کم ہونے کے باوجود مجموعی مالی استحکام کے لیے اس کے اثرات نہایت محدود تھے کیونکہ مجموعی مالی شعبے میں اجارہ صنعت کا حصہ صرف 0.5 فیصد ہے۔

میوچل فنڈ



میوچل فنڈ کے خالص اثاثوں میں مضبوط بحالی دیکھی گئی

م 08ء سے میوچل فنڈ صنعت کے خالص اثاثوں میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے کیونکہ ستمبر 08ء میں کے ایس ای کو ختم کرنے کی وجہ سے سرمایہ کاروں کی دلچسپی کم ہو گئی تھی۔ گزشتہ دو برسوں میں نقصان کی وجہ سے ممکنہ سرمایہ کاروں کی حوصلہ شکنی ہوئی جس سے وہ میوچل فنڈ میں قسمت آزمائی نہیں کر سکے۔ تاہم 2011ء کی پہلی ششماہی میں میوچل فنڈ صنعت کے خالص اثاثوں میں 24 فیصد بحالی ہوئی جس کا سبب بازار کے آلات اور جزوی طور پر ایکویٹی منڈی میں سرمایہ کاری سرگرمیاں ہیں۔



اسی مدت کے دوران خالص اثاثوں میں بحالی کے علاوہ میوچل فنڈ کی تعداد بڑھ کر 145 ہو گئی جس میں غیر مسدود میوچل فنڈ میں زیادہ ارتکاز (122) رہا (شکل 6.11)۔ تاہم بازار کے فنڈ اور ٹریڈری بلز میں سرمایہ کاری کی وجہ سے میوچل فنڈ کی صنعت میں بہتری آئی ہے (شکل 6.12)۔

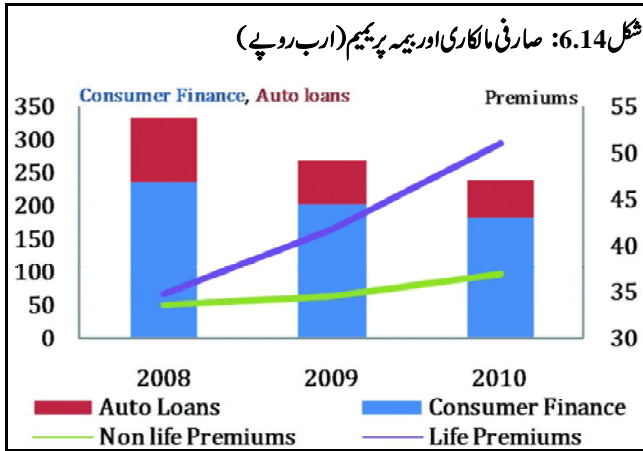
شعبہ بیمہ

شعبہ بیمہ میں مجموعی طور پر مضبوط نمو ریکارڈ کی گئی

حیاتی بیمہ کاروبار میں اچھی نمو رہی جس کے باعث کل بیمہ اثاثوں میں ان کا حصہ 74.8 فیصد رہا اس لیے 2010ء کے دوران بیمہ صنعت میں 16.6 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی جبکہ 2009ء میں 14.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ دوسری جانب نو بیمہ شعبے (جس میں صرف ایک غیر حیاتی نو بیمہ کمپنی شامل ہے) کے اثاثوں کی اساس میں 0.1 فیصد کی معمولی بہتری دیکھی گئی (شکل 6.13)۔

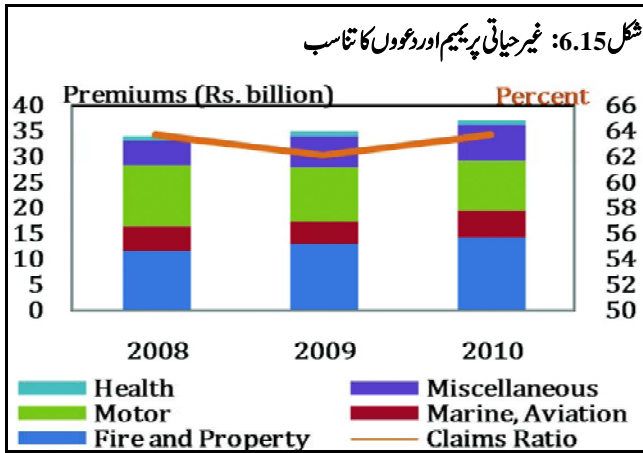
6 اجارہ کاروبار میں شامل سرمایہ کاری بینکوں کا ارتکاز معلوم کرنے کے لیے صرف اجارہ مالکاری کوئی اثاثے کے طور پر مانا جاتا ہے۔

7 یہ تجزیہ 24 مئی غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں، جن کا کل اثاثوں میں حصہ 88 فیصد ہے، 6 حیاتی بیمہ اور ایک نو بیمہ کمپنی کے اثاثے بینک میں دستیاب مطبوعہ سالانہ آڈٹ شدہ حسابات برائے 2009ء پر مبنی ہے۔

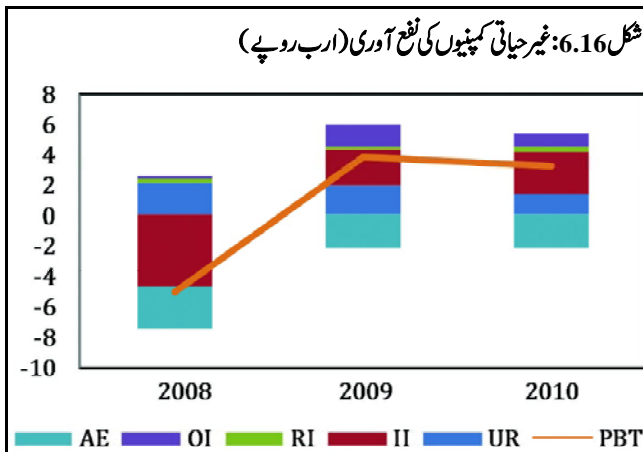


صارفی مالکاری کاروبار میں کمی آنے اور مجموعی طور پر ملک میں سست کاروباری ماحول ہونے کے باوجود 2010ء میں خام پر بیمہ میں 15.2 فیصد بہتری دیکھی گئی جبکہ 2009ء میں 11.4 فیصد تھی (شکل 6.14)۔ حیاتی پر بیمہ، جس میں افراد کی خالص قابل استعمال آمدنی پر سب سے زیادہ انحصار ہوتا ہے، میں 2008ء سے تیزی سے اضافہ دیکھا گیا ہے جس کا سبب منڈی میں نئی کمپنیوں کا شامل ہونا ہے جنہوں نے وسط تا بلند آمدنی والے گروپ کے لیے جدید اور کسی قدر سستی مصنوعات پیش کی ہیں۔ مزید یہ کہ امن و امان کی صورتحال اور سماجی حالات کو دیکھتے ہوئے بیمہ کو رجنگ ناگزیر ہو گیا ہے۔

--- اگرچہ پر بیمہ جمع ہونے کے باعث دعووں کا تناسب بڑھ گیا



2010ء میں غیر حیاتی خام پر بیمہ میں 7.1 فیصد کا مستحکم اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 2.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 6.15)۔ زیر جائزہ مدت کے دوران آتشزدگی اور املاک کے پر بیمہ کے ارتکاز میں مزید بہتری آئی کیونکہ مجموعی پر بیمہ میں اس کا حصہ بڑھ کر 38 فیصد ہو گیا جبکہ گاڑیوں کے بیمے کے حصے میں کمی واقع ہوئی جس کا سبب بینکوں سے کار مالکاری کا کم ہونا ہے جو 30.8 فیصد سے کم ہو کر 2010ء میں 26.6 فیصد ہو گئی۔



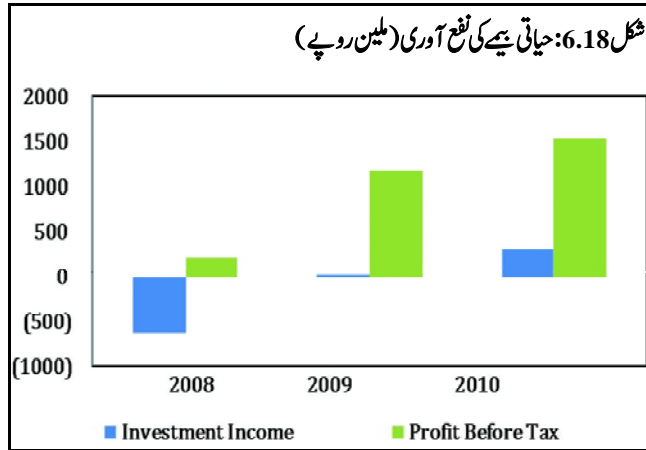
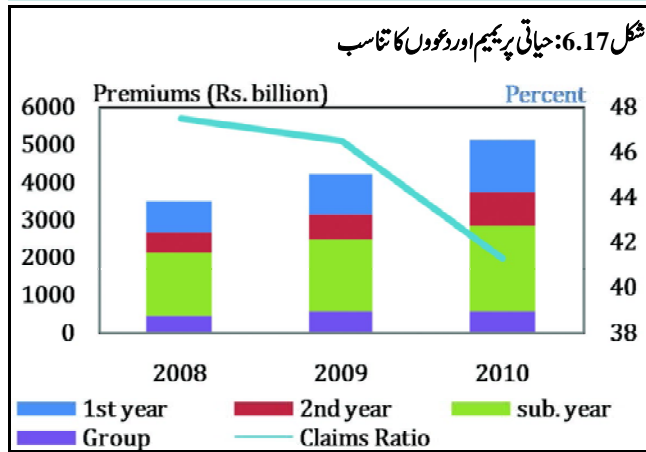
تاہم امن و امان کی خراب صورتحال اور مشکل معاشرتی و معاشی حالات کے باعث دعووں کے تناسب (خالص دعووں اور خالص پر بیمہ) میں معمولی اضافہ دیکھا گیا جو 62.1 فیصد سے بڑھ کر 63.6 فیصد سال بسال ہو گئے۔ آتشزدگی اور املاک بیمہ کے زمروں میں دعووں کا تناسب کافی زیادہ رہا تاہم موٹر بیمہ سے متعلق دعوے 66.4 فیصد سے کم ہو کر 63.3 فیصد ہو گئے۔

منافع کا دارومدار سرمایہ کاری آمدنی پر ہے کیونکہ یہ پست ہوتے ہوئے ذمہ نویسی محصولات کا ازالہ کرتی ہے

2010ء میں دعووں اور متعلقہ انتظامی اخراجات بڑھنے کی وجہ سے غیر حیاتی کمپنیوں کے ذمہ نویسی محصولات میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ جہاں تک دیگر مالی اداروں کا تعلق ہے سرمایہ کاری آمدنی سے نمونہ بڑھانے میں مدد ملی ہے۔ مزید برآں کرایہ آمدنی اور آمدنی کے دیگر اجزاء سے کمپنیوں کے قبل از ٹیکس منافع میں بہتری آئی ہے جو کہ یہ 2009ء کی سطح سے بدستور کم ہے (شکل 6.16)۔

مالی صحت کے لحاظ سے غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی کارکردگی دعووں کی شرح اور انتظامی اخراجات کی شرح بڑھنے سے متاثر ہوئی ہے۔ مشترکہ شرح، جو دعووں کی شرح اور انتظامی

جدول 6.2: غیر حیاتی بیمے کے مالی صحت کے اظہار (فیصد)			
2010ء	2009ء	2008ء	
49.53	55.79	52.57	ایکویٹی اور کل اثاثوں کا تناسب
14.08	13.18	12.67	ذمہ نویسی اخراجات اور خام پر بیمہ کا تناسب
63.42	62.12	63.72	دعویٰ تناسب
10.34	10.47	12.82	انتظامی اخراجات کا تناسب
13.42	11.02	-21.43	سرمایہ کاری آمدنی اور خالص پر بیمہ کا تناسب
5.97	5.19	-12.49	سرمایہ کاری آمدنی اور اثاثوں کا تناسب
77.50	75.30	76.38	مشترکہ تناسب



جدول 6.3: حیاتی بیمے کے مالی صحت کے اظہار (فیصد)			
2010ء	2009ء	2008ء	
1.86	1.94	1.71	ایکویٹی اور کل اثاثوں کا تناسب
38.88	40.02	35.63	ذمہ نویسی اخراجات اور خام پر بیمہ کا تناسب
41.27	46.44	47.47	دعویٰ تناسب
38.71	41.18	36.76	انتظامی اخراجات کا تناسب
0.59	0.02	-1.92	سرمایہ کاری آمدنی اور خالص پر بیمہ کا تناسب
0.13	0	-0.39	سرمایہ کاری آمدنی اور اثاثوں کا تناسب
79.98	87.62	84.23	مشترکہ تناسب

اخراجات کی شرح کا مجموعہ ہے، 75.3 فیصد سے بگڑ کر 77.5 فیصد سال بسال ہو گیا (جدول 6.2)۔ اسی طرح ذمہ نویسی اخراجات اور خام پر بیمہ کا تناسب جو کاروبار کو تھوکیل میں لینے کی لاگت کو بڑھاتا ہے، بگڑ گیا ہے۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لحاظ سے اثاثہ جات کی اساس میں غیر متناسب اضافے کی وجہ سے ایکویٹی اور مجموعی اثاثوں کی شرح میں بھی کمی واقع ہوئی۔ تاہم 2010ء میں سرمایہ کاری آمدنی میں بہتری سے سرمایہ کاری آمدنی اور خالص پر بیمہ اور سرمایہ آمدنی اور اثاثہ جات کے تناسبات کو تقویت ملی ہے۔

اگرچہ دعویوں کی شرح میں کمی ہوئی تاہم حیاتی بیمہ پر بیمہ میں اضافہ ہوا ہے

غیر حیاتی کاروبار کے برعکس جس میں معتدل نمو ہوئی، 2010ء میں حیاتی بیمہ کے خام پر بیمہ میں 21.9 فیصد کی شاندار نمو ہوئی جبکہ 2009ء میں 19.8 فیصد تھی۔ اسی عرصے کے دوران دعویوں کی شرح میں تیزی سے کمی واقع ہوئی اور 46.2 فیصد سے کم ہو کر 41.2 فیصد ہو گئی۔ خام پر بیمہ کے لحاظ سے پہلے سال کے پر بیمہ کا حصہ 25.2 فیصد سے بڑھ کر 26.9 فیصد ہو گیا جس سے نئے حیاتی کاروبار کے لیے سازگار امکانات کی عکاسی ہوتی ہے (شکل 6.17)۔ تاہم اس کے بعد کے پر بیمہ (تیسرا سال اور اس کے بعد) کے حصے میں معمولی کمی واقع ہوئی جو 46.4 فیصد سے کم ہو کر 45.1 فیصد ہو گیا۔

ذمہ نویسی فاضل سے حیاتی بیمہ کی نفع آوری بہتر بنانے میں مدد ملی

2010ء میں خام پر بیمہ میں شاندار نمو کے ساتھ ساتھ دعویوں کی شرح میں کمی سے حیاتی بیمہ کمپنیوں کی ذمہ نویسی با بنیادی فاضل بڑھ گیا جس کے نتیجے میں بلند منافع ہوا۔ حیاتی بیمہ کرنے والوں کے لیے قبل از ٹیکس منافع میں 30.2 فیصد اضافہ ہوا (شکل 6.18)۔ یہ غیر حیاتی کاروبار کے بالکل متضاد ہے جہاں سرمایہ کاری منافع نے نفع آوری میں اہم کردار ادا کیا۔

نفع آوری میں اضافے اور دعویوں کی شرح کم ہونے کے باوجود حیاتی بیمے کے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے خاکے سے کمزور تصور نظر آتی ہے۔ 2010ء میں ایکویٹی اور اثاثوں کا تناسب کم ہو کر 1.86 فیصد ہو گیا (جدول 6.3)۔ اگرچہ بیمہ کمپنیوں پر کم سے کم سرمائے کی شرائط نافذ ہیں تاہم ادائیگی قرض کی صلاحیت کی شرح کی کوئی شرط نہیں جس سے یہ کمپنیاں بلند واجبات رکھ سکتی ہیں اور

جدول 6.4: نو بیمہ شعبے کا خاکہ (ملین روپے)			
2010ء	2009ء	2008ء	
6,412	6,786	7,265	ایجوینٹی
4,674	5,482	5,459	سرمایہ کاریاں
6,552	5,839	4,555	خام پر بیم
2,940	2,170	1,896	خالص پر بیم
1,688	904	962	خالص دعوے
301	231	250	اخراجات
12,534	12,372	12,528	اثاثوں

سرمائے کی خاصی پست اساس بیلنس شیٹ تیار کر سکتی ہیں۔ 2010ء میں مالی صحت کے دیگر اظہار بے جیسے دعووں کی شرح، انتظامی اخراجات کی شرح، مشترکہ تناسب میں بہتری دیکھی گئی۔ مزید یہ کہ سرمایہ کاری کا اثاثہ 226 ارب روپے تک بڑھنے کی وجہ سے خالص سرمایہ کاری آمدنی اور سرمایہ کاری کی شرح سے پست منافع (0.13 فیصد) کی تصویر کشی ہوتی ہے۔

نو بیمہ شعبے کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2010ء میں واحد نو بیمہ کرنے والی پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ کی کارکردگی میں کچھ بہتری آئی ہے۔ اگرچہ 2010ء میں دعووں کی شرح مزید بگڑ کر 57.4 فیصد ہو گئی تاہم بعد از ٹیکس منافع بڑھ کر 526 ملین روپے ہو گیا جس کا سبب 2009ء کے مقابلے میں اس کے اثاثوں کی کمتر مارک ٹو مارکیٹ قدر پیمائی ہے (جدول 6.4)۔